حاجی کے لیے عرفہ کا روزہ رکھنے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حاجی کے لئے عرفہ کا روزہ رکھنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیر حاجی کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے کہ احادیث میں اس دن کے روزے کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، لیکن عام حاجی کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حاجی کو اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے،جس کی وجہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے روزہ رکھنے کی وجہ سے حاجی کے جسم میں کمزوری آجائے اور حج کے افعال ادا کرنے میں کوئی کمی واقع ہو جائے۔ البتہ !اگر کوئی حاجی جسمانی اعتبار سے صحت منداور طاقتور ہواور روزے کی وجہ سے اُسے کمزوری محسوس نہ ہوتی ہواوریومِ عرفہ میں ادا کئے جانے والے افعالِ حج کی ادائیگی میں نقص اور کوتاہی واقع ہونے کا کوئی اندیشہ بھی نہ ہو، تواُس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ نہیں بلکہ اس کے حق میں بھی مستحب ہے۔ نیز اگر روزہ رکھ لیا ہواور کوئی عذرِ شرعی بھی نہ ہو تو اس کو پورا کرلیا جائے۔ کہ بغیر عذر شرعی کے نفلی روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ مشکاۃ میں سنن ابوداؤد کے حوالے سے حدیث پاک ہے : "عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة" ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حاجی کو عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 638، حدیث 2062، المکتب الإسلامی، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "(وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى) أي نهي تنزيه (عن صوم يوم عرفة بعرفة) أي في عرفات لئلا يضعف عن الدعاء"

ترجمہ : (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا) یعنی یہ ممانعت کراہتِ تنزیہیہ ہے، (حاجی کو عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے) یعنی عرفات میں تاکہ اسے دعا مانگنے میں کمزوری نہ پیدا ہو جائے ۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد4، صفحہ 1424، دار الفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں علامہ علاؤالدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات : 587ھ) فرماتے ہیں : "وأما صوم يوم عرفة: ففي حق غير الحاج مستحب، لكثرة الأحاديث الواردة بالندب إلى صومه، ولأن له فضيلة على غيره من الأيام، وكذلك في حق الحاج إن كان لا يضعفه عن الوقوف، و الدعاء لما فيه من الجمع بين القربتين وإن كان يضعفه عن ذلك يكره لأن فضيلة صوم هذا اليوم مما يمكن استدراكها في غير هذه السنة ويستدرك عادة، فأما فضيلة الوقوف، والدعاء فيه لا يستدرك في حق عامة الناس عادة إلا في العمر مرة واحدة، فكان إحرازها أولى "ترجمہ : غیر حاجی کے لئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے کہ اس دن کے روزے کے مستحب ہونے پر کثیر احادیث وارد ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس دن کو اس کے علاوہ دنوں پر فضیلت حاصل ہے، یہی حکم حاجی کے لئے بھی ہے جب کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے وقوف اور دعا کی ادائیگی میں ضعف لاحق نہ ہوتا ہو کہ اس میں دو عبادتوں کا جمع کرنا ہے، اور اگر روزہ رکھنے کے سبب ضعف لاحق ہو تو اب حاجی کو روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس دن کے روزے کی فضیلت کو اس سال کے علاوہ بھی پایا جا سکتا ہے، لیکن جو وقوف اور دعا کی فضیلت ہے عادۃ عام لوگوں کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ ہی ممکن ہوتی ہے، لہذا روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے ۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ 79، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیہقی و طبرانی روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر

بتاتے۔ مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اُسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ کہ ابو داود و نسائی و ابن خزیمہ و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1010، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3928

تاریخ اجراء: 20 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/17 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net